


# نور افشاں

قیمت سالانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالانہ معہ محصول ہے

نمبر ۴۲ جلد ۴ | لودیانہ ۱۹ - اکتوبر ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی


## نالۂ وزاری ومناجات بحضرت باری

ای خداوند مالک اکبر | دیکھ تو میری حالت ابتر
میرا ہر زخم پر تعفن ہی | سڑے مردہ سا ہی دل پر شر
اک گنہ سے نہ بچ نکلتا ہوں | جلد ہوتا ہی دوسرا ظاہر
اک بلا سے نہ چھٹنے پاتا ہوں | کہ ہی موجود اُس سے سنگین تر
زیست سے میں یہ تنگ آیا ہوں | قابل مرگ بھی نہیں ہوں پر
کہاں جاؤں گنہ کے ہاتھونسے | بھاگ کر جا رہوں کہاں آخر
نہیں قابل میں مُنہہ دکھانیکے | وہ سیہ کار ہوں زپا تا سر
جب جہاں میں یہہ حال ہو میرا | ای خداوند داور محشر
کیا قیامت کو منہہ دکھاؤنگا | ہونگا کس مُنہہ سے سامنے آکر
ای جزامی کے باعث صحت | مجھہ سے مجزوم پر بھی رحمت کر
ترک مت کر باعث عصیاں | ہانک مت مجھہ کو دَر سے ای داور
میرے باطن کے کوڑھہ کو کر دور | کہ ہوں اِس سخت روگ سے جانبر
چور کر دے میرا دل سنگیں | کہ بنے شکل موم یہہ پتھر
مجھکو دے پوشش صلاح خویش | ننگ جس میں نہ ہو میرا ظاہر
تو اگر چھوڑ دے تو ای مالک | پھر نہیں کوئی میرا چارہ گر
ہاں پھر ابدی عذاب ادر میں ہا | یہہ تن زار اور قہر سقر

مجھکو آزاد کر مصیبت سے
کہ ترے حمد گاؤں شام وسحر

## ایضاً

ای میرے جسم وجان کے بانی | گر یہہ مشکل تو حل یہ آسانی
میرے رونیسے کچھہ نہیں حاصل | تجھپر ظاہر ہی راز پنہانی
میں تو عاصی ہوں تو منجی ہی | میں ہوں پیاسا تو زیست کا پانی
سخت تر غرق بحر عصیاں ہوں | غم کا سر سے گذر گیا پانی
یاس وحسرت گلے کا ہار ہوئی | طوق لعنت سے ہوں بحیرانی
زندگی کی نہیں کوئی امید | گر نہ ہو تیرا الطف یزدانی
میں بچاؤنگا میں نہ جاؤنگا | تیرے در سے یہ اِس پریشانی
تیرے قدمونسے ہی یقیں مجھکو | نہ اُٹھاؤنگا میں پیشانی
یہی رو رو پکارتا ہوں میں | ایلی ایلی لما سبقتانی
سچ ہی رحمت کے میں نہیں لایق | نجس محض پُر زنادانی
تیری تنبیہہ و وعظ اور تحریک | سچ ہی میں نے نہ بار ہا مانی
پر مجھے رحم سے تو کر آزاد | تا کروں میں تری ثناخوانی

## نور افشاں

ت ——— اخبار سفیر مدراس میں لکھا ہی کہ باشندگان صوبہ بلگیریہ نے اُن قصبات کو جہاں کہ اہل اسلام بود و باش کرتے تھے جلاکر تودہ خاک سیاہ کر دیئے اور قصبہ اخرات الامان میں تخمیناً ۱۳۰- اہل اسلام کے مرد وعورت وبچوں کو تہ تیغ بید ریغ کر ڈالا اور سوائے اسکے عورات اہل اسلام پر جو جور وظلم کیا ہی وہ احاطہ تحریر سے باہر ہی- عورات ترک کو برہنہ مادر زاد کر کے جلا جلا کے مار ڈالا- قوم بلگیریہ نے اپنے قصبہ جات سکونہ اہل اسلام کو معہ باشندگان جلاکے تودہ خاک سیاہ کر دیا اور ۵۳۰ مسلمان مارے گئے- فوج روم نے باغیان بلگیریہ کو فقط نرم طور سے تنبیہہ پہونچائی جس سے کل بلگیریہ کے ۱۸۲۶- آدمی قتل ہوئے +

افسوس کہ انصاف سے کوئی بات اور کوئی ظلم ترکوں کا بیان نہیں کرتا جسقدر ظلم ترکوں نے غریب وبیکس

عیسائی رعایا پر وہاں کے کسی صاحب نے اچھی طرح سے بیان نہ کئے۔ کیا ترکوں نے شہر بتوک میں کچھہ ظلم نہیں کیا وہاں ۷۰۰۰ آدمی ترکوں نے قتل نہیں کئے اور تمام شہر کو تودۂ خاک سیاہ نہیں کیا کیا جسوقت عیسائی گرجا گھر میں تھے دروازے بند کر کے آگ نہیں لگائی گئی گرجا کے احاطہ میں لاشوں کے ڈھیر نہیں لگے عورات کے ساتھہ وحشیانہ حرکات وقوع میں نہیں آئیں ننھے ننھے بچے نیزوں پر چڑھیں مار کر نہیں مر گئے۔ بدھوں کی آنکھیں نکلوانا اور ٹانگیں توڑوانا کچھہ تھوڑا ظلم ہی +

کارسپانڈنٹ ڈیلی نیوز نے ترکوں کے ظلم دیکھکر بیان کیا ہی کہ میں نے ایسے ظلم اور ناشایستہ حرکات جیسی ان ترکوں سے وقوع میں آئیں نہ کبھی دیکھیں اور نہ کبھی سنیں وزراان ۱۳۰- اہل اسلام کی قوت اور ہزاروں بیگناہوں کی جانوں کو جو طرح طرح کی تکلیفوں سے مارے گئے مقابلہ کرنا چاہئے۔ اور پھر انصاف سے کہنا چاہیے کہ اہل اسلام نے عیسائی رعایا پر کسقدر جبر و ظلم کیا اور کرتے ہیں افسوس ہی ان لوگوں پر جو ظالموں کے واسطے چندہ جمع کرتے ہیں جس حالت میں یہہ ثابت ہوگیا کہ اہل اسلام صرف ۵۰۰ مارے گئے اور یہہ بھی لڑائی میں کام آئے پھر انصاف کو چھوڑ انکے واسطے واویلا اور جو ہزاروں مارے گئے انکے واسطے یہہ خوشیاں کوئی منصفی کی بات ہی +

—— مدراس ٹیمس مطبوعہ ۱۰ اکتوبر میں لکھا ہی کہ ۱۸ جولائی کو شہر یوحن چانگ میں چینی لوگوں نے اشتہارات بغاوت گلی کوچوں میں چسپاں کر دئے۔ ۲۰ جولائی کو ۹ بجے صبح کو پانچہزار چینی مسلح ہوکر اطراف واکناف مارکٹ کے گرد جمع ہو گئے اور جہاں کسی عیسائی کو پایا قتل کر ڈالا بہت سے لوگوں کو مجروح کیا اور تمام عیسائیوں کے گھر لوٹ لئے اور تباہ کر دیے۔ ۲۶ جولائی کو یوماحن کے مارکٹ میں جا کر چار عیسائیوں کو قتل کیا +

عرصہ سے چینی لوگ عیسائیوں کو ستا رہے ہیں اور بلا وجہہ انپر جور و ظلم کر رہے ہیں مسٹر مارگریصاحب کا مقدمہ ان چینیوں کی شرارت سے کہاں تک پہنچا تھا اب یقین کیا جاتا ہی کہ سلطنت انگلنڈ و فرانس ان مفسدوں کو واجبی طور سے سزا دیگی تاکہ پھر یہہ لوگ شرارت سے باز آویں +

—— سر ہنری ڈیوس صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب کے ایام ملازمت کے بعد سر ہنری نارمن صاحب مقرر ہونگے اور بعضوں کا قول ہی کہ سر لپیل پیلی صاحب مقرر ہونگے دیکھا چاہئے کہ ان دونو صاحبوں میں سے کون صاحب مقرر ہوتے ہیں +

—— اخبار سفیر مدراس میں بحوالہ اخبار ٹیمس مدراس یوں لکھا ہی کہ اب آغاز جنگ کا باعث یہہ ہی کہ کسی نمط سے صوبہ باسینا اور ہرزگوینا کو آزادی دیویں +

ضرور جب تک کہ اہل سرویہ و باسینا ظالم ترکوں کے قبضہ سے نہ نکلینگے تب تک وہاں یہی حال رہیگا سرویہ والوں کی طرف سے کوئی بات ایسی وقوع میں نہیں آئی کہ جس سے لڑائی ہووے ہاں مگر ترک ضرور سرویہ والوں کو تکلیفیں پہونچاتے ہیں پس جب تک انکو آزادی نہ دیجاویگی جنگ کا اختتام ہرگز نہ ہوگا +

—— ان صاحبان اخبارات کی خدمت میں التماس کیجاتی ہی کہ جو صاحب پندرہ روز کے بعد ایک اخبار میں دو اخبار نورافشاں کے معاوضہ میں بھیجتے ہیں ہفتہ وار روانہ کیا کریں کیونکہ پندرہ روز کے بعد خبریں پرانی ہو جاتی ہیں +

# شریعت الہی کا بیان

پچھلے پرچوں میں ہم ذات و صفات خدا کا اور ابتری انسان کا بموجب کلام الہی کے بیان کر چکے اب ارادہ ہی کہ خدا کی شریعت کا تذکرہ کریں کیونکہ بغیر آنے سچے خیال شریعت کے آدمی انجیل کیطرف متوجہ نہیں ہو سکتا بلکہ شریعت ہی کی پہچان انجیل کی رہنمائی اور اسیواسطے اسکا واقف ہونا بہت ضروری ہی۔ خدا کی شریعت میں ایک طرف تو ادائے شرائط سے راستباز ہو کے حصول زندگی جاودانی اور دوسری طرف بغاوت اور نافرمانی سے موت ابدی کی پشیمانی ہی اور یہہ پہلی بات ہی جو خدا نے انسان کے سمجھنے کو عطا فرمائی تاکہ ایسا نہ ہو کہ انجیل جو گنہگار آدمی کو شریعت کے بچانے کا سبب ہی بالکل سمجھہ میں نہ آوے اور جو مطابقت شریعت اور انجیل میں ہی پاک کتابوں کے ہر صفحہ میں مذکور ہی لیکن انسان بباعث اپنی سخت دلی کے یہہ سمجھتے رہے کہ وہ شریعت صرف یہودیوں کے لئے تھی بلکہ بعضے مسیحی لوگ بھی ایسا سمجھتے ہیں۔ اس کج فہمی کو زایل کرنے کے لیے ہم کہتے ہیں کہ وہ اخلاقی شریعت روحانی ہی جس کی اطاعت کے فواید ہر فرقے اور ہر عہد کے لوگ یکساں اٹھا سکتے ہوں اور اسکی نافرمانیکے نقصان بھی ہر ایک جگہ میں مشہور ہوں۔ اور شرایع جو دنیا کے مختلف مذاہب میں مروج ہیں اور انکے بانی انسان ہیں اسی بات میں قاصر ہیں کہ وے ہر ایک شخص کی حاجت بر نہیں لا سکتیں اور نہ اندرونی خطا اور دلی نیت تک پہنچتے ہیں وے صرف ان ظاہری کاموں کو منع بتلاتے ہیں جن میں عام لوگوں کا نقصان ہو یا جماعت میں تفرقہ پیدا کرتے ہوں لیکن خدا کی شریعت میں برعکس اسکے

اُنکے گناہوں کی سزا بھی جو صرف دل ہی میں ہوتے ہیں اور ابھی ظہور میں نہیں آئے ہوتے معین ہی۔ اگر کوئی کہے کہ شریعت عقلی کا بھی ویسا ہی بندوبست ہی جیسا کہ روحانی شریعت کا اُسکے جواب میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ نہیں کیونکہ عقلی شریعت کے بانی بہت باتیں موافق ان دستورات اور تعلیمات کے مقرر کرتے ہیں جنسے وے واقف ہوتے ہیں۔ جب کہ وہ دستور و تعلیم اصل میں بگڑے ہوئے انسان کے ہی ہیں تو ہرگز کامل مقصود نہیں ہو سکتے بلکہ اکثر اوقات نقصان پذیر ہوتے ہیں خدا کی شریعت میں ایسی مشکلات ہرگز نہیں پائی جاتیں اور جو قانون قوموں میں واسطے امن اور خوبی سلطنت کے مقرر ہوئے ہیں اکثر سخت اور خاص لوگوں کے لئے تکلیف رساں ہوتے ہیں کیونکہ وہ اور طرح کے بنا ہی نہیں سکتے۔ اِسواسطے جس میں قلت نقصان کی دیکھتے ہیں اُسی کو عمدہ سمجھکے مان لیتے ہیں۔ پر خدا کی شریعت ہر زمان و ہر مکان میں عوام اور خواص کے لئے مفید ہی جس طرح اُسکو لوگ مانتے ہیں اُسی طرح خوشی حاصل ہوتی ہی۔ کوئی آدمی یہہ نہیں کہہ سکتا کہ اُس کے ماننے سے ہمارا کچھہ حرج ہوا نہ دولتمند نہ غریب جہانتک لوگ اپنا فایدہ ڈھونڈھتے ہیں اُسکا نقصان ہرگز نہیں پاوینگے۔ اگلے زمانہ کے حکیموں نے انسان کے چال سنوارنے کے لئے چند قواعد مقرر کئے تھے چنانچہ اِس زمانے میں بھی اکثر مذاہب کی کتابوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتے ہیں لیکن کلیہ اُن سبکا ایک طور پر یعنے اُنہوں نے شہوتوں کے مارنے کے واسطے جسمانی زہد مقرر کئے ہیں اور شجاعت کی تقویت کے واسطے گویا لوگوں انتقام اور تکبر کو تشفی دی ہی۔ پر خدا کے کلام میں ایسی باتیں نہیں پائی جاتی ہیں بلکہ ہر ایک قسم کے گناہ کی جڑ پر اُسکا تبر ہی اگر کسی بدی کا انجام نیکی بھی ہو تو اُسکو نیکی نہیں کہا ہی*

ایک قسم کا قانون جو خدا کے کلام میں مندرج ہی یہودیوں کی رسوم کا قانون ہی۔ ایسی شریعتوں کو جب روحانی شریعت کے ساتھہ مقابلہ کریں تو کئی درجے کم پائی جاویگی اور سبب اسکا معقول ہی کیونکہ وہ رسمی شریعت خاص اُسی قوم اور اُسی زمانہ اور اُسی ملک کیلئے ہوتی ہی۔ پر روحانی شریعت رسم اور ملک اور زمانے سے متعلق نہیں ہوتی بلکہ اُسکی نسبت خدا کے ساتھہ ہوتی ہی جو سبکا خالق ہی اور اُسکا قیام بھی مثل قیام خداوند علی الدوام سوائے اسکے وہ رسمی شریعت یسوع مسیح کے آنے پر دلالت کرتی تھی جیسے کسی شی کا سایہ ہوتا ہی ویسے ہی وہ شریعت یسوع مسیح کے آنے کا سایہ تھی جب کہ اُس سورج نے طلوع کیا تو سایہ معدوم ہو گیا*

جب دس حکموں کا خلاصہ جو پتھر کی دو تختیوں پر کھودے ہوئے موسیٰ کی معرفت بنی اسرائیل کو خدا نے عنایت کئے تھے معلوم ہووے تب روحانی شریعت کا حال اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہی اُنکے حدود اور روحانی مطالب بہت ہی بیشمار ہیں کچھہ اُنہیں دس باتوں پر انحصار نہیں بلکہ تمام توریت اور ساری انجیل میں انہیں کی تشریح ہی۔ چنانچہ پہلے حکم میں خدا یہہ چاہتا ہی کہ انسان کے دل میں بدون شریک کے ایسی حکمرانی کرے جس سے جسمانی خوشی عزت دولت آرام اُسکی نظر میں خوار معلوم ہوویں دوسرے حکم میں خدا ہم پر اِس فرض کو واجب کرتا ہی کہ اُسکے اوصاف سوائے اُس طرح کے جو اُسنے اپنی زبان مبارک سے اپنے کلام میں فرمائے دوسری طرح تصور نہ کریں نہ اُنمیں ایک لفظ بڑھاویں اور نہ گھٹاویں اور اُسکی عبادت بھی جس طرح اُس نے مقرر کی ہی اُسی طرح کریں اپنی طبیعت سے کوئی تعریف یا ایسی دعائیں جنمیں بت پرستی کی بو پائی جاوے نکریں تیسرے حکم میں چاہتا ہی کہ ہم اُسکے جلال کو اپنے دل میں جگہہ دیکر کلام اور چال اور خیال میں ایسے رہیں جس میں غفلت اور بے عزتی اُسکے نام لینے میں نہ پائی جاوے چوتھے حکم میں فرمان ہی کہ ایک دن دنیاوی خیالات اور دنیا کے کاموں کو چھوڑکے روحانی مقدمات کی طرف متوجہ ہوویں۔ پانچویں بغور شناخت فرایض اپنے والدین کی ایسی تعظیم کریں جو اُنکی اُس محنت کو جو ہماری پرورش میں پائی ہو اور اُس فایدہ کو جو اُنکی تکلیف سے ہم نے اُٹھایا ہو لایق ہووے اور خدا کے حکم سے ہم اپنے اُنکو اُنکا قرضدار سمجھیں۔ اِسی حکم میں یہہ بھی آگیا کہ بادشاہ اور حاکم اور خادم دین اور آقا کی بلکہ ہر ایک بوڑھے اور بزرگ کی جو ہمکو چاہے ادب ہی تعظیم میں ہرگز غفلت نکریں۔ چھٹے حکم میں صرف ہمارے ہاتھوں کو قتل سے خون آلودہ کرنے کی ممانعت نہیں بلکہ ہر ایک قسم کی غفلت اور رشک اور حسد اور کینہ کی دل سے بیخ کنی کرنیکا فرمان ہی کیونکہ اُنہیں گناہوں کی نوبت خون تک پہنچتی ہی۔ ساتویں حکم میں چاہتا ہی کہ ناپاک شہوتوں سے جو دل کو آلودہ کرتی ہیں باز رہیں اور ہر ایک صورت کے حسن سے شہوت کی نظر کو جسے صرف خدا ہی دیکھہ سکتا ہی محفوظ رکھیں۔ آٹھواں حکم لالچ اور طمع دنیاوی کو جس سے ہمارے دل اپنے پڑوسیوں کے حق پر دست اندازی کرنی چاہتے ہیں منع فرماتا ہی اور ہر ایک قسم کی حق تلفی اور ٹھگئی اور بے انصافی سے جو اِسی حکم میں ممنوع ہو چکیں باز رہیں۔ نویں کا یہہ مضمون ہی کہ راستی کا خیال ہمارے دلوں میں اسقدر جڑ پکڑے کہ اپنے کلام میں کیسے نقصان کی نسبت سے ہرگز جھوٹھ

کو استعمال نہ کریں اور آخری حکم لالچ سے باز رکھتا ہی تاکہ صبر کو ہر ایک مقدمہ میں استعمال کریں +

اِس مختصر بیان احکام سے جو بیبل میں مندرج ہیں سارے فرائض جنکا ماننا اور جن سے بھاگنا انسان کو واجب ہی معلوم ہوتے ہیں۔ یہہ حکم دو تختیوں پر اسواسطے لکھے گئے کہ ایک پر وے فرائض جو منسوب بخدا تھے ثبت ہوئے۔ اور دوسرے پر وے جو اپنے ہمسایوں کی نسبت مرعی ہوں۔ مسیح نے اِن دو تختوں کا خلاصہ دو حکموں میں حصر کر دیا۔ اول تختے کا اِس میں کہ تو اپنے خداوند کو اپنے سارے دل اور ساری روح اور ساری قوت سے پیار کر یعنے جب انسان نے سارے دل یعنے عقل و خیال وغیرہ سے اور ساری روح یعنے روحانی اخلاق مثل محبت و خوف وغیرہ سے ایک شخص کو پیار کیا تو کوئی جگہہ اُس کے دل میں ایسی نہ رہی جس میں غیر کی سمائی ہو۔ اور ساری قوت سے یہہ مراد ہی کہ جسقدر جسمانی اشیا ہم میں ہیں اُسی کی خدمت میں مصروف رہیں غرض جسقدر آلات انسانی میں خواہ روحانی خواہ جسمانی سب خدمت ربانی میں مصروف ہوں۔ دوسرے تختے کا خلاصہ جو پڑوسیوں کے حق میں تھا اسطرح پر کیا کہ اپنے پڑوسیوں کو ایسا پیار کر جیسے اپنے آپ کو یعنے جیسا تو چاہتا ہی کہ لوگ تجھہ سے سلوک کریں تو بھی اُنسے ویسا کر۔ جن معاملات سے تیرا دل نفرت کرتا ہی اور نہیں چاہتا ہی کہ تیرے ساتھہ کوئی کرے تو بھی ہرگز اُنکے ساتھہ کرکے اُنکو نہ ستا۔ اور جن معاملات کو تو چاہتا ہی کہ تیرے ساتھہ لوگ کریں اُنھیں کو اُنکے ساتھہ کرکے اُن کو خوش کر۔ اِن باتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سب شریعت لائق اُس خدا کے ہی جسکی شان تمام عالم میں مشہور ہی۔ جہاں کہیں کسی نے اِن احکام کو پایا اور

مانا بہت عمدہ نتیجہ ظاہر ہوا جس حالت میں آدم بے گناہ اور اپنے خالق کے ساتھہ متکلم تھا اُس حالت میں پتھر کے تختوں پر احکام کھود کے دینے کی کچھہ حاجت نہیں تھی۔ لیکن جب انسان گنہگار ہو گیا اور اُسکی طبیعت نے گناہ کیطرف رغبت کی اور کوئی شمّہ اُس راستبازی کا جو آدم کو ابتدا میں حاصل تھی باقی نہ رہا تب ضرورت ہوئی۔ آدمی اگرچاہے بھی کہ سوچکے اپنے فرائض کو ذہنی علموں سے معلوم کرے تو ہرگز نہیں کر سکتا کیونکہ اُسکی عقل اور ادراک میں ایسا فتور واقع ہوا ہی کہ بھلے برے کی پہچان جو خدا کی شریعت کے پرتو سے اب ہمکو معلوم ہی پچھلے قوموں کے کاروبار سے معلوم ہوتا ہی کہ اُنکو ہرگز نہیں تھی۔ واسطے جبر اِس نقصان کے خداتعالی نے کوہ سینا میں وے تختے موسیٰ کو دیئے اب حاجت نہیں کہ آدمی اپنے فرائض کو معلوم کرنے کے واسطے عقل کو دخل دیوے کیونکہ خدا کے احکام صاف اور ظاہر ہیں۔ اگرچہ وہ تھوڑے ہیں پر سب قوموں پر اُنکا انتشار ہی۔ دوسرا فایدہ اِس شریعت کا یہہ ہی کہ اُن آدمیوں کو جنکو ترغیب دے کے گناہ سے باز لا سکتی ڈراتی ہی۔ کلام مقدس فرماتا ہی کہ غضب الٰہی کی گھٹا اُن سب پر جو اِس شریعت کے نافرمان ہیں جھوم رہی ہی بلکہ نافرمان شخص کی پشت بہ پشت سے خدا نفرت رکھتا ہی اور جب اُسکو استعمال میں لاویں تو ہزار در ہزار پشت تک رحم بھی دکھلا سکتا ہی۔ سوائے اِسکے انسان کو گنہگار قایل کرنیکے واسطے یہی شریعت کافی ہی۔ آدمی بغیر شریعت کے غافل اور عاقبت کے خوف سے بالکل بے پرواہ رہتا ہی جب شریعت کی آواز اُسکے کانوں میں پہنچتی ہی تو اُسکو اُسکے گناہوں کا قایل کرتی ہی بلکہ شریعت کی روحانی سمجھہ آنے پر

آدمی اپنے آپ کو گنہگار جان کے شریعت کی واجبی سزا کا مستحق سمجھتا ہی گناہ میں مردہ جان کے زندگی کی راہ ڈھونڈھتا ہی۔ اسی مقدمہ میں پولوس حواری کا کلام جو اُسکے خطوط میں مندرج ہی پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ انسان بدون شریعت کے اپنے آپ کو جیتا جانتا ہی پر جب شریعت کی پہچان اور خلاصہ اُسکو معلوم ہوتا ہی تو اپنے آپ کو مردہ اور خدا کے غضب میں مبتلا دوزخ کے لایق سمجھتا ہی +

پس اِن باتوں سے وہی کلام جو ہمنے آگے کہا ہی کہ شریعت حقیقت میں انجیل کی رہنما ہی ثابت ہوئی ہی۔ کیونکہ جسوقت ہم اپنے آپ کو خدا کے فضل سے محروم پاتے ہیں اور یہہ بھی معلوم کر لیتے ہیں کہ اپنی جانفشانی سے وہ راستبازی جو شریعت کے ماننے سے حاصل ہوتی ہی ہمکو ہرگز میسر نہیں تاکہ خدا کے حضور میں راستباز شمار ہو کر مقبول ہوویں تو خواہ مخواہ دل میں یہہ التجا پیدا ہوتی ہی کہ خدا کی رحمت جو مسیح کے وسیلے سے ظہور میں آئی ہی بوسیلہ ایمان کے حاصل کریں تاکہ غضب سے بچ جاویں۔ غرض شریعت کی پہچان ہمکو گناہ کی غفلت سے جگاتی ہی اور شکی امن کی خواب سے بیدار کرتی ہی اور اُسکا خوف ہمارے کانوں کو اُس دعوت کی سماعت کے لئے جو مسیح کی معرفت ملاپ کے لئے مقرر ہی کھولتا ہی اور ہمارے دلوں کو نومیدی سے بچا کر امید بلند عطا کرکے اُس بچانیوالے کی طرف جو شریعت کی لعنت سے بچا سکتا ہی متوجہ کرتا ہی۔ یہہ بھی کام شریعت کا ہی کہ ہماری ناپاکی اپنی پاکی کے ذریعہ سے ہمکو معلوم کراتی ہی۔ اسی سبب سے ہمارے دلوں میں وہ لڑائیاں جنکا ذکر پولوس نے رومیوں کے خط کے ساتویں باب کے اٹھارہویں آیت سے آخر باب تک مذکرہ



کیا ہی اثر کرتی ہیں جسمیں اُسنے شوق الٰہی اور ارتکاب گناہ کا مجادلہ باہم بیان کیا ہی اور وہ یہہ ہی کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مجھہ میں یعنے میرے جسم میں خوبی نہیں بستی کہ خواہش تو مجھہ میں موجود ہی پر جو اچھا ہی کرنے نہیں پاتا کہ خوبی جو چاہتا ہوں نہیں کرتا بلکہ بدی کہ جس سے میں نہیں چاہتا وہی کرتا ہوں۔ پر اگر میں جسے نہیں چاہتا وہی کرتا ہوں تو پھر میں ہی اُسکا مرتکب نہیں ہوں بلکہ گناہ جو مجھہ میں بستا ہی۔ غرض میں یہہ شریعت پاتا ہوں کہ جب خوبی کیا چاہتا ہوں بدی میرے پاس موجود ہی کیونکہ میں باطنی انسان کی نسبت خدا کی شریعت سے خوش ہوں مگر دوسری شریعت اپنے عضو میں دیکھتا ہوں جو میری عقل کی شریعت سے لڑتی اور مجھے گناہ کی شریعت کا جو میرے عضو میں ہی گرفتار کرتی ہی۔ آہ لاچار آدمی جو ہوں اس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑاویگا خدا کا شکر کرتا ہوں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے غرض میں تو اپنی عقل سے خدا کی شریعت کا پر جسم سے گناہ کی شریعت کا بندہ ہوں فقط غرض کہ انسان کے دل میں دو طبیعت ہوتی ہیں ایک شوق الٰہی کی دوسری پرورش نفس کی شریعت کی پہچان میں نفس کی پرورش سے تو ہٹتا ہی لیکن تس پر بھی فرایض شوق الٰہی کو ادا نہیں کر سکتا کیونکہ طبیعت ابتر ہوتی ہی باہم ان دونوں طبیعتوں کے ایماندار ونکے دل میں جنگ رہتا ہی اور اس جنگ کی آغاز شریعت کی شناخت ہی جس قدر آدمی اپنے آپ کو کم زور پاتا ہی اسیقدر خدا کے فضل اور خداوند مسیح کی راستبازی کا محتاج سمجھتا ہی۔ پس اس سے معلوم ہوتا ہی کہ شریعت کچھہ قہر کے لئے خدا نے نہیں ظاہر کی بلکہ رحم کا شروع ہی تاکہ شریعت کے ذریعہ سے جگ کے فضل کا امیدوار کرے۔ کوہ سینا کی بجلی اور رعد کی آواز سے یہہ مطلب نہ تھا کہ صرف ہم کو ڈراوے اور نومید کرے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ اُس میں یہہ ارادہ تھا کہ ہم کو کوہ زاین یعنے صیہون کی رہبری کرے جہاں سارے جہان کی خوشی ہی اور جو شہر الٰہی کہلاتا ہی اور جہاں رحمت خدا جلوہ گر ہی اور فضل کی خوبیوں سے معمور ہی اُس سے خوش ہونا ہم پر واجب ہی یے مسایل انسانی نہیں ہیں بلکہ وے سچی باتیں ہیں جو خدا کے پاک کلام سے ظاہر ہوئی ہیں موافق آیت ا تا ۴ باب ۸ خط رومیوں کے۔ پس اب اُنکے لئے جو مسیح یسوع میں ہیں اور جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے ہیں ہلاکت کا حکم نہیں کیونکہ روح زندگی کی شریعت نے جو مسیح یسوع میں ہی مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کیا۔ کیونکہ جو شریعت سے محال تھا اِسلئے کہ وہ جسم کے سبب کمزور رہا سو خدا نے کیا کہ اُسنے اپنے بیٹے کو گنہگار جسم کی صورت میں اور گناہ کے سبب بھیجکر گناہ جسم میں ہلاک کیا فقط ان ایات میں جسم سے یہہ جسم مراد نہیں جو ہلاک ہوتا ہی بلکہ گناہ کی طبیعت سے مراد ہی۔ اب میں نے تمہارے سامھنے یہہ دونوں چیزیں بیان کر دیں یعنے مطلب شریعت کا صرف انجیل کی طرف رغبت ہی اگر آدمی غرور سے پر نہو تو ادائے احکام شریعت سے اپنے آپ کو لاچار جان کے مسیح کی فرمانبرداری اپنی راستبازی کی جگہ قبول کرکے نجات کا امیدوار ہوکے تسلی پاکے بڑائی خدا کی بخوبی کر سکتا ہی اسمیں پاکیزگی شریعت کی بھی برجستی ہی اور خداوند یسوع مسیح کی راستی خدا کی محبت سے پر معلوم ہوتی ہی بلکہ سارے مسایل پر بھی مسئلہ جو نیا عہد کہلاتا ہی فایق ہی ؞

# منقولات

## عمل ٹیکہ کی سالانہ رپوٹ ۷۶-۱۸۷۵ء پر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کا حکم

پنجاب میں عمل ٹیکہ کی جو کارروائی ۷۶-۱۸۷۵ء میں ہوئی اُسکی سالانہ رپوٹ ۲۶ جولائی ۱۸۷۶ء کو موصول ہوکر ملاحظے سے گزری۔

رلے اب کے برس عملہ پراونشل نے ۳۰۰۵۰۲ آدمیوں کے ٹیکہ لگایا اسمیں سال گذشتہ کی تعداد سے ۱۷۴۲۸ کی کمی ہی۔ یہہ کمی اگرچہ جبر سے احتراز کرنے کے سبب ہوئی ہی تو ناقابل اطمینان نہیں لیکن وہ صرف اسی عملہ کے عملوں میں نہیں بلکہ جو عمل شفاخانوں میں ہوئے اور جو عمل میونسپل اور لوکل فنڈ کے ٹیکہ لگانیوالوں نے کئے اُن میں بھی پائی جاتی ہی اور اُسکی جو وجوہات صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل نے بیان کی ہیں وہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی دانست میں کافی نہیں۔ وہ وجوہات یہہ ہیں۔ موسم سرما کے اوایل میں بخار کا بہت زور رہا عہدہ داران دیہات کا بہت سا وقت جو فوجیں دہلی کے کیمپ کو آتی جاتی تھیں اُنکے کام میں صرف ہوا ضلع دہلی میں کسیقدر عرصہ تک کام سستی کے ساتھہ ہوتا رہا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے قیاس میں نہیں آتا کہ ٹیکہ لگانے کے عملوں میں کمی کا باعث لشکر کی آمد و رفت کیونکر متصور ہو سکتی ہی۔ اس سے عہدہ داران دیہات پر اسقدر زیادہ محنت نہیں پڑتی کہ اُنکا وقت تمام و کمال لشکری کے کام میں صرف ہوا اور وہ عملہ ٹیکہ کی اعانت نہ کر سکیں۔ موسم سرما کے اوایل میں چیچک

بیماری رہی لیکن جسقدر کارروائی اِس موسم کی ابتدا میں کم ہوئی تھی اگر اسیقدر اُسکے پچھلے مہینوں میں زیادہ کیجاتی تو اُسکی تلافی ہو جاتی - اگر اس کمی کی ایک وجہہ یہہ بھی ہوتی کہ جن ضلعوں میں ٹیکہ لگانے کے عملہ کا دورہ ہو چکا ہی وہاں غیر محفوظ یعنے بغیر ٹیکہ لگے ہوئے بچوں کی تعداد بہت کم ہی تو جناب ممدوح بہت خوش ہوتے لیکن جب اِسبات پر خیال کیا جاتا ہی کہ پنجاب میں چیچک کی شدت اور پیدائش کی برابر کثرت ہی تو جناب ممدوح اس امر کو تسلیم نہیں کرسکتے کہ ٹیکہ لگانے کے عملوں کی سالانہ تعداد میں جو کمی ہوئی اُسکی بالضرور یہہ بھی وجہہ ہو -

۲ جناب ممدوح کو اضلاع قسمت دہلی کے دورہ میں معلوم ہوا کہ لوگوں کو ٹیکہ کے عمل سے سخت نفرت ہی اور خاصکر جنابِ ممدوح کو وہ شکایتیں یاد ہیں جو جوسونی پت کے باشندوں کی طرف سے ہوئیں - اِسلئے جنابِ ممدوح کو اِسبات سے بڑی خوشی ہوئی کہ اِسکے سال اس قصبہ اور پاس کے اضلاع گڑگانوہ اور کرنال میں ٹیکہ کا عمل کامیابی کے ساتھہ ہوا -

۳ امرتسر جو کوائفِ حفظانِ صحت کے نقشوں کے بموجب ہند کے نہایت ناتندرست قصبات میں سے معلوم ہوتا ہی ہمیشہ عمل ٹیکہ کی مزاحمت کے بابمیں بہت مشہور رہا ہی اور اب جناب ممدوح اسبات سے خوش ہوئے کہ وہ مزاحمت کم ہوتی جاتی ہی مگر جناب ممدوح کے نزدیک نتیجے اس سال کے بھی کچھہ اچھے نہیں اور میونسپل کمیٹی کے بہت سے ممبر اب بھی اسباب میں اگر مخالف نہیں تو کسیقدر بے پرواہ ضرور ہیں +

۴ جن عملوں میں کامیابی ہوئی ہی اُنکی فیصدی ۹۸٫۴۳ ہی - اگر نقشے اعتبار کے قابل ہوں تو یہہ فیصدی نہایت تقویت بخش ہی لیکن جناب ممدوح کو ان نقشوں کی صحت کی نسبت شک ہی کیونکہ ٹیکہ لگانیوالے جو انکو مرتب کرتے ہیں قلیل تنخواہ پاتے ہیں اور بالضرور وہ اپنی کارگزاری کو جہانتک ممکن ہی اچھا ظاہر کرنا چاہتے ہیں - اور صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل نے سرسہ کی رپوٹ میں جو یہہ ذکر کیا ہی کہ وہاں ۱۸۷۵ء کے نقشوں میں عمداً کارسازی ہوئی انکو اسبات کا اطمینان کرلینا چاہئے کہ کہیں یہہ بات اور ضلعوں میں تو وقوع میں نہیں آئی - اِس قسم کا فریب اگر کسیکے ذمہ ثابت ہو جائے تو اُسکو سرسری طور پر سخت سزا دینی چاہئے +

جناب ممدوح اسبات سے خوش ہوئے کہ عالیجناب مہاراجہ کشمیر نے اپنی قلمرو کے اندر ٹیکہ لگانیکی اجازت دیدی ہی اور راجہ صاحبان بہاہر و بیکانیر نے ٹیکہ کی تائید اور اپنے بچوں کو ٹیکہ لگوانیمیں ایک عمدہ نظیر قایم کی ہی جن لوگوں نے عمل ٹیکہ کے ترویج میں کوشش کی ہی اُنکی فہرست میں اکثر تحصیلداروں اور سرکاری عہدہ داروں کے نام پایے جاتے ہیں جو سرکاری عہدہ دار عملۂ ٹیکہ چیچک کی مدد کریں اُنکے نام آیندہ رپوٹوں میں درج کرنے فضول ہونگے سب تحصیلدارونکو گورنمنٹ کا حکم ہی کہ جو مدد جایز طور سے اُنسے مانگی جائے اور جو رعب داب اُنکا مطلوب ہو عمل ٹیکہ کی ترقی کے لئے عمل میں لائیں جسمیں محض لوگوں کا فایدہ ہی بشرطیکہ یہہ کارروائی تمیز کے ساتھہ اور عام لوگوں کے خیالات کے لحاظ سے کیجائے پس جناب ممدوح چاہتے ہیں کہ اِس امر کی ضرورت صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل اور صاحبان کمشنر و ڈپٹی کمشنر کے خاطر نشین کیجائے کہ عمل ٹیکہ کی کارروائی احتیاط اور ملایمت کے ساتھہ ہوا کرے + از گورنمنٹ گزٹ

---

# اخبارات ملکی وولایتی

**بخارا** امیر بخارا نے امیر کابل کو ایک مراسلہ اس مضمون کا بھیجا ہی - بہتر ہی کہ آپ ایک فوج قرشی پر بھیجیں جو دریائے آمو پر ہی - اور اگر آپ ایسا کریں اور ظاہر ہو کہ آپ روسیوں کو روکتے ہیں تو ہم یہاں جہاد کا اشتہار دینگے اور ترکمان اور قبچاقی لوگوں کو خصوصاً صحرائی اقوام کو یہاں سے روانہ کرینگے - امیر کابل نے اس استدعا کو قبول کرکے شاہ غازی شیر دل خاں کو حکم دیا کہ قرشی پر قبضہ کرلو + از خیر خواہ ہندوستاں

**کلکتہ** سنا گیا ہی کہ ۱۹ ستمبر کو نو بجے شب کے درمیان ہوگلی و کمرا کے تیسرے درجے کی ریل گاڑی میں دفعتاً آگ لگ گئی بہت سے مسافر جل گئے ایک بنگالی نیچے کود پڑا جسکے دونوں پاؤں ٹوٹ گئے - معلوم ہوتا ہی کہ آتش زدگی حقہ پینے کی وجہہ سے ہوئی ہوگی + منہ

**سرویہ** سنا جاتا ہی کہ سرویہ والوں نے شرایط صلح نامنظور کیں - اور جنرل شرنایف لڑائی کا بالکل موقوف ہونا ناپسند کرتا ہی + منہ

**ترکستان** سنا جاتا ہی کہ یہاں کے گورنر نے ایسا ظلم برپا کر رکھا ہی کہ سیکڑوں ترکمان اپنا وطن چھوڑ کر دریائے اوکسس کے پار چلے گئے + منہ

**بدخشان** سردار بدخشان جو ہمراہی چالیس ہزار فوج کے چینیوں سے لڑا تھا اُسکو چینیوں نے شکست دی + منہ

**کابل** مرزا عبد الکریم خان سفیر روس باننظار جواب مراسلہ گورنر روس ابھی تک کابل میں مقیم ہیں۔ اور امیر صاحب سے سمر قند جانیکی اجازت مانگ رہے ہیں دوسرا سفیر روس محمد یوسف خاں نامے بھی عنقریب کابل میں داخل ہونیوالا ہی ۔ یہہ صاحب بھی گورنر جنرل روس کی طرف سے ایک مراسلہ امیر صاحب کے نام لائے ہیں + منہ

**اخوند سوات** سُنا جاتا ہی کہ یہہ صاحب بدرجہ غایت بیمار ہیں اور بوجہہ بیماری اور منقطع ہو جانے امید زیست کے اُنہوں نے اپنے سب سے چھوٹے صاحبزادے کو اپنا ولیعہد مقرر کیا ہی اور اقوام خود مختار نے اس تبدیلی کو منظور کر لیا ہی + منہ

**سلطان مراد** پانیر کا ایک کارسپانڈنس قسطنطنیہ سے لکھتا ہی کہ سلطان مراد پنجم شراب پینے کے اسقدر عادی تھے کہ اُسکی کثرت سے اُنکے دماغ میں ایک گونہ خلل آگیا تھا اور وہ بعض اوقات اپنی عقل پر بالکل قادر نہ رہتے تھے اُنکے دوستوں نے اُنکی تخت نشینی کے بعد اِس عیب کو بہت مخفی رکھنا چاہا ۔ لیکن آخر کار عیب عیب ہی ہی نہ چھپ سکا اور باعث اُنکے اخراج کا ہوا + منہ

**کلکتہ** یہاں کے تار برقی مورخہ ۴ اکتوبر سے واضح ہوا کہ اس شہر میں ایک جہاز کے پھٹ جانے سے بہت نقصان ہوا اور بہت سے دیسی اور یورپین لوگ اس حادثہ کی وجہہ سے جان سے ہلاک ہوئے ۔ ابھی تعداد کشتگان معلوم نہیں ہوئی + منہ

**بنگلور** یہاں سے خبر آتی ہی کہ کپتان ہنس صاحب اور اُنکے سائیس پر اجلاس مجسٹریٹ چھاونی بنگلور بروز شنبہ گذشتہ بروقت تحقیقات حملہ کرنے کا ثبوت ہوا اور کپتان ہنس صاحب پر پچاس اور سائیس پر دس روپیہ جرمانہ ہوا ۔ اور درصورت عدم ادای زر جرمانہ ایک ہفتہ تک قید رہنے کا حکم ہوا +

**کلکتہ** مرقوم الذیل اشخاص کمشنران شہر کلکتہ مقرر ہوئے ہیں +

ازبیل ۔ دی ۔ بیچہ ۔ اسکالک ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ ڈبلیو ۔ جی ۔ کرنایس صاحب ۔ جی ۔ ای ۔ بیچہ ۔ برانس صاحب ۔ نواب امیر علیخاں بہادر ۔ سی ۔ سی ۔ ٹکرائی راجہ ہرنندرا کرشنا بہادر ۔ مولوی عبد اللطیف خاں بہادر ۔ ازبیل میر محمد علی ۔ ٹی ۔ ایس ۔ گیانی بابو جگانند موکرجی ۔ ای ۔ ڈی ۔ ازرا ۔ یف ۔ مک ۔ الیانین بابو ڈگمبر ۔ سی ۔ آئی +

**لنڈن** ۱۰ اکتوبر ۔ ایک جنگی جہاز سلونیکا کو واپس آیا کیونکہ شاید ترکی لوگ کچھہ خرابی کرنیوالی تھے +

**قسطنطنیہ** ۹ اکتوبر ۔ لارڈ ڈربی صاحب نے سر ہنری ایلیٹ صاحب سفیر انگلستان مقیم روم کو اطلاع دی ہی کہ سلطان سے ملاقات کر کے یہہ درخواست کیجاوے کہ جن لوگوں نے بلگیریہ میں فساد و ظلم برپا کیا ہی اُنکو سخت سزا دیوے ۔ اور بلگیریہ میں ایک خاص کمشنر مقرر کیا جاوے یا تو وہ شخص عیسائی ہو یا اُسکی صلاح کے واسطے ایک عیسائی اُسکا معاون ہو +

**قسطنطنیہ** ۱۱ اکتوبر ۔ سلطان روم نے اقرار کیا ہی کہ چھہ ماہ تک جنگ ملتوی کیا جاوے اگر اس عرصہ میں صفائی ہو جاوے تو بہتر ورنہ پھر جنگ شروع ہو +

**سٹنٹرا** ۱۰ اکتوبر ۔ شہزادہ نکیٹا نے اُس مہلت کو قبول کیا جو سلطان روم نے چاہی +

**شملہ** ۹ اکتوبر ۔ ویسرای صاحب نے اپنا ارادہ کشمیر جانیکا فسخ کر دیا کیونکہ آجکل کشمیر میں ہیضہ زیادہ ہو رہا ہی ۔ اور ۱۴ اکتوبر کو شملہ سے کوچ کرینگے مقام کلو و کانگڑہ کو تشریف لیجاوینگے اور ۱۲ نومبر تک جموں میں داخل ہو جاوینگے +

**عطاء محمد خاں** ایجنٹ کابل جناب گورنر جنرل کشور ہند سے ملاقات کرنیکو آتا ہی +

**پشاور** بیماری ہیضہ جسکا پشاور میں بڑا ازدحام تھا اب کمی پر ہی +

**لاہور** معمولی موسمی بیماری ہی +

**جالندھر** میں بیماری اور موت کا بازار گرم ہی چنانچہ ہفتہ گذشتہ میں وہاں پانسو آدمی کے قریب فوت ہوئے +

**الہ آباد** ۱۲ ۔ وڈو صاحب ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک متوسط ۱۱ اکتوبر کو دار جلنگ میں مرگئے +

**ورنگا پٹم** میں ایک بڑا بھاری سیلاب آگیا ہی سپاہیوں کی تمام بارکیں گر گئیں اور بہت سامال برباد ہوا اور کئی ایک آدمی بھی مرگئے +

**انڈین** مرر کا بیان ہی کہ لارڈ نارتھہ بروک صاحب نے اپنے معزز دوست راجہ رام ناتھہ ٹاگور کو ایک چٹھی لکھی ہی جسکی عبارت سے سراسر یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ لارڈ ممدوح ہندوستان کے سچے مربی و سرپرست ہیں اور ہمیشہ اس ملک کا بھلا چاہتے ہیں +

**شیو چرن** انسپکٹر سابق محکمہ کمسریٹ نیمچہ بجرم جھوٹے اظہار دینے کے نوکری سے برطرف ہوا اور یہہ حکم دیا گیا کہ آیندہ کسی گورنمنٹ کی ملازمت میں داخل نہ ہونے پاوے + از شعلہ طور

**بنگلور** میں ایک سوسایٹی اس غرض سے جاری ہونیوالی ہی کہ جانوروں پر جو ظلم و تعدی ہوتی ہی اُسکا انسداد کیا جاوے + منہ

سفیر یارقند شنبہ کو شملہ میں داخل ہوگیا اور ویسرائے بہادر سے حسب ضابطہ ملاقات کی +

**مہاراجہ ٹراونکور** اپنے دہلی میں آنے کی طیاری کر رہے ہیں

**کابل** امیر صاحب نے سردار یعقوب خان سے ملاقات کرکے اُنکو سرزنش کی کہ باپ سے اس طرح پیش نہ آنا چاہئے تھا. امیر صاحب جلد سوات آنا چاہتے ہیں اِس غرض سے کہ اخوند سے رخصت آخر حاصل کریں کیونکہ اخوند کی شفایابی کی امید نہیں ہے اور اگر ہو سکے تو سرداران منحرف کو موافق کردیں تاکہ فساد نہ ہووے اور جلال آباد واپس جلنے پیشتر باجور کو بالکل فتح کرنے کی بھی نیت ہے + ازکوہ نور

## لودیانہ

بہ نسبت ہفتہ گذشتہ کے اس ہفتہ میں بیماری کا زور کم رہا اور بہت جانیں تلف ہوئیں۔ نئے بیمار بہت کم ہوئے اور پرانے بیمار صحت پاتے جاتے ہیں اور امید کیجاتی ہے کہ بیماری بلکل رفع ہو جاویگی۔ ۱۴ اکتوبر کی رات کو تمام رات تقاطر ہوتا رہا اور چھوٹے چھوٹے اولے بھی پڑے جس سے سردی زیادہ ہوگئی ہے۔ ۱۶ اکتوبر کی رات کو بادل چڑھا اور زور سے بارش ہوئی ۱۷ کو تمام دن ابر محیط رہا اور بوندا باندی ہوتی رہی۔ ۱۶ کو دیوالی کی روشنی تمام بازار میں ہوئی پولیس نے عمدہ انتظام رکھا اور قماربازیکا نتیجہ انسداد ہوگیا ہے اب کسی محلہ میں کوئی بلکہ تمام شہر میں کسی جگہ قماربازی نہیں ہوئی۔ یہہ سب خوبی حسن انتظام صاحب سپرنڈنٹ کی ہے +

سنا ہے کہ مسٹر کارسٹیفن صاحب جو ڈپٹی اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ کو لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے بہہ خاص اجازت دی ہے کہ مشار الیہ جو کتاب کہ درباب حالات قدیم دہلی کے لکھہ رہے ہیں اُسکو جناب ویسرائے بہادر کے نام سے عزت بخشیں +

## کیفیت حفظان صحت پنجاب

اس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات وقت معینہ پر نہیں آئے اسلئے رپوٹ نامکمل ہے مگر جن اضلاع سے مکمل رپوٹ آگئی ہے اُنکی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ کل اموات ہفتہ حال میں ۱۰۳۳۹ درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں ۸۳۹۲ واقع ہوئی تھیں ۴۴۸ اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں ۴۱۴ واقع ہوئی تھیں تفصیل اموات ہیضہ جو اضلاع پنجاب میں ہوئیں حسب ذیل ہے

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| گجرات | لاہور | راولپنڈی | گوجرانوالہ | سیالکوٹ | ہزارہ |
| ۱۰۰ | ۹۱ | ۷۴ | ۶۵ | ۳۴ | ۲۸ |
| جہلم | شاہپور | ملتان | امرتسر | جھنگ | منٹگمری |
| ۲۴ | ۱۹ | ۱۸ | ۱۱ | ۳ | ۱ |

ضلع گجرات میں اموات ہیضہ ۱۶ جگھوں میں درج رجسٹر ہوئیں منجملہ اُنکے ۱۲ جگہ ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں مگر انمیں سے کسی میں یہہ مرض وبائی طور پر جاری نہیں ہوا۔ ۳ مواضعات میں ۳ اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں باقی ۹ جگھوں میں صرف ایک ایک موت واقع ہوئی مگر قصبہ گجرات اور موضع شادیوال پہلے ہی سے اس مرض میں نہایت مبتلا ہیں ۴۰ اموات یا ⅖ حصہ کل اموات کا پہلی جگہ میں اور ۱۴ اموات پچھلی جگہ میں درج رجسٹر ہوئیں۔ ضلع لاہور میں یہہ مرض ۱۲ نئے مبتلاشدہ اور ۲۵ پہلی مبتلاشدہ جگھوں میں جاری ہوا مگر کثرت اموات پہلے مبتلا شدہ موضع ملہوکے میں واقع ہوئی ۲۵ اموات یا ¼ حصہ کل اموات کا ہفتہ حال میں اِس میں واقع ہوا انمیں سے کسی میں ۲۔۱ اموات سے زیادہ ماسوائے قصبہ قصور و مواضعات نگلا و گاگا پہلے مبتلا شدہ کے درج رجسٹر نہیں ہوئیں ۷۔ اموات قصبہ قصور اور ۶ موضع نگلا اور ۳ موضع گاگا میں درج رجسٹر ہوئیں ۳۷ میں سے ۲۱ جگھوں میں صرف ایک ایک موت واقع ہوئی ضلع راولپنڈی میں اموات ہیضہ ۲۸ جگھوں درج رجسٹر ہوئیں ۲۲ انمیں سے ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں مگر ماسوائے مواضعات نمرار و کالو تیڈ کے جن میں چھہ چھہ اموات درج رجسٹر ہوئیں کسی اور میں ۴۔ اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں انمیں سے ۱۴ جگھوں میں صرف ایک ایک موت واقع ہوئی قصبہ راولپنڈی میں جو پیشتر یہہ مرض نہایت مہلک ہے ۲۷۔ اموات ہفتہ حال میں درج رجسٹر ہوئیں ضلع گوجرانوالہ میں چار جگھوں میں مرض ہیضہ ہفتہ حال میں جاری ہوا کل اموات اِن میں ۳۲ تھیں یعنے ۱۴ تلواڑہ میں اور ۱۲ لدھی والہ اور ۵ کہیا کہامنتر اور ۲ نظام آباد میں درج رجسٹر ہوئیں پہلے مبتلا شدہ قصبہ وزیر آباد و سومدرہ میں ۲۸ اور ۴ اموات درج رجسٹر ہوئیں ضلع سیالکوٹ میں یہہ مرض کل ۷ نئی مبتلاشدہ جگھوں میں درج رجسٹر ہوا ۱ اموات قصبہ سیالکوٹ میں اور ۱۲ و ۶ و ۵ اموات مواضعات چاند ماںگا وا وکیل میں درج رجسٹر ہوئیں۔ ضلع ہزارہ میں چھہ نئے مبتلاشدہ اور ۳ پہلی مبتلاشدہ جگھوں میں اموات ہیضہ درج رجسٹر ہوئیں کل اموات و مبتلا شدہ جگھوں میں ۱۵ اور پیشتر مبتلاشدہ میں ۱۳ درج رجسٹر ہوئیں ماسوا موضع بکوٹ پیشتر مبتلا شدہ کے جس میں ۱۱ اموات اور موضع مانسہرہ نئے مبتلاشدہ کے جسمیں ۸ اموات واقع ہوئیں انمیں سے کسی اور جگہ میں ۲ اموات سے درج رجسٹر نہیں ہوئیں۔